مطبوعات

تعلیماتِ غزالیؒ | تالیف: مولانا محمد حنیف ندوی۔ شائع کردہ: ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ، کلب روڈ لاہور
صفحات: ۵۰۰۔ قیمت دس روپے۔

مادیت کے اس دور میں جب دین سے لوگوں کی دلچسپی بڑی سرعت کے ساتھ کم ہو رہی ہے اور مادی فوائد و لذائذ نے پوری زندگی کا احاطہ کر رکھا ہے، انسان کی خالص روحانی زندگی میں بھی وہ اخلاص باقی نہیں رہا جو مذہب کا طغرۂ امتیاز ہے۔ چنانچہ آپ اپنی قومی زندگی پر نگاہ ڈالیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ اس کے ہاں عبادات تک کے معاملے میں ایک عام لاپروائی بلکہ بغاوت کے رجحانات ملتے ہیں اور جو قلیل سی تعداد ان کی پابندی بھی کرتی ہے وہ بھی ان سے وہ روحانی کیف و سرور اور وہ دینی فوائد پوری طرح حاصل نہیں کر پاتی جو امت کے صلحاء نے ان سے اخذ کیے ہیں۔

دورِ حاضر میں خدمتِ دین کے جتنے مختلف میدان ہیں ان میں ایک نہایت اہم میدان یہ بھی ہے کہ انسانوں اور خاص طور پر مسلمانوں کے دلوں کو تعلق باللہ کی حرارت سے گرمایا جائے تاکہ ان کے اندر اخلاص پیدا ہو۔ اس مقصد کے حصول کے لیے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیفات خصوصاً احیاء علوم الدین بجد مفید ہے۔ مولانا محمد حنیف ندوی صاحب نے غالباً اسی ضرورت کا احساس کرتے ہوئے زیرِ تبصرہ کتاب "تعلیماتِ غزالیؒ" مرتب فرمائی ہے۔

اس کتاب کے فاضل مصنف اس سے پیشتر "افکارِ غزالی" اور "سرگزشتِ غزالیؒ" جیسی دو بلند پایہ کتابیں لکھ کر امام غزالی کے افکار و نظریات کے باب میں اپنی بالغ نظری کا ثبوت پیش کر چکے ہیں۔ یہ کتاب یعنی "تعلیماتِ غزالیؒ" اسی باب میں ایک قابلِ قدر اضافہ ہے۔ مولانا چونکہ قدیم اور جدید فلسفہ پر گہری نظر رکھتے ہیں اس لیے انہوں نے ایک ایسا اسلوبِ نگارش اختیار کیا ہے جو جدید تعلیم یافتہ طبقے کے قلب و دماغ کو پوری طرح متاثر کرتا ہے۔

کتاب کے آغاز میں انہوں نے ایک بسیط مقدمہ لکھا ہے جس میں تصوف کی ارتقائی منازل کی نشاندہی کرنے کے ساتھ ساتھ انہوں نے اس کے مختلف پہلوؤں کا بڑی عمدگی کے ساتھ جائزہ لیا ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے تصوف کی مشہور اصطلاحات مثلاً غیبت و حضور، صحو و سکر، ذوق و شرب، محو و اثبات کی بھی وضاحت فرمائی ہے جن کی مدد سے تصوف کے مباحث کو سمجھنے میں رہنمائی مل سکتی ہے۔ اس مقدمہ کا سب سے زیادہ قابلِ قدر حصّہ "تصوّف اور اسلام میں اس کا صحیح مقام و موقف" ہے۔ اس سلسلے میں اُن کی تصریحات قابلِ غور ہیں:

"رہبانیت سے اسلام کو جُدا کرنے والی دوسری چیز یہ ہے کہ اسلام دنیا اور دنیوی خواہشات میں اصولی فرق قائم کرتا ہے۔ دنیا کا مفہوم اس کے نزدیک یہ کارگاہِ حیات ہے اور اس کارگاہِ حیات کو واسطہ اور ذریعہ کے بجائے نصب العین قرار دینا اور اس کی ادنیٰ نعمتوں پر زندگی کی اعلیٰ اقدار کو قربان کر دینا خواہشاتِ دنیا کے مترادف ہے۔ اسلام یا اسلامی تصوف اس کارگاہِ حیات سے تو پوری پوری دلچسپی لیتا ہے۔ مگر اس کو اس کے درجہ سے بڑھا کر نصب العین کے درجہ تک پہنچا دینے کا حامی نہیں۔" (۶۸ - ۶۹)

پھر تصوّف کے مقصد پر بحث کرتے ہوئے وہ کتنی صحیح بات کہتے ہیں:

"اگر تصوف کو ایک محرک اعلیٰ اور موثر ترین عنصرِ حیات کی صورت اختیار کرنا ہے اور اہلِ دنیا کو آخرت کی طرف مائل کرنا ہے تو پھر اس کی صحیح شکل یہی ہے کہ حضرات صوفیاء اس سابقہ ذوق و رجحان سے دستبردار ہوں اور ایک جیتا جاگتا اور اونچا تصورِ حیات اپنائیں جو دلوں میں اللہ کی محبت پیدا کرے اور دنیا میں خوبصورتی اور توازن کے ساتھ رہنا سکھائے۔" (ص ۹۲)

اس مقدمہ میں البتہ ایک مقام ایسا ہے جسے پڑھ کر ذہن خلش محسوس کرتا ہے۔ مولانا کا ارشاد ہے کہ "ایک صوفی اور نبی کے درمیان فرق درجہ و مرتبہ ہی کا ہے۔"

فاضل مصنّف نے بے شک اپنے اس نقطۂ نظر کی وضاحت فرمائی ہے اور اس امر کی صراحت کر دی ہے کہ "ولی ہزار مجاہدہ و مراقبہ کرے جب بھی نبی یا رسول ہرگز نہیں ہو سکتا" مگر اس کے باوجود وہ اس بات کے قائل ہیں کہ "ان دونوں میں فرق درجہ و مرتبہ کا ہوگا"۔ (ص۳۳)

ہمارے نزدیک یہ صورت صحیح نہیں۔ ایک صوفی کے علوم کا سرچشمہ اس کا قلب ہوتا ہے۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ اُس کی قلبی واردات اور اُس کی داخلی کیفیات، اس کے معارف کا منبع اور مخزن ہیں لیکن نبی کی تعلیمات اُس کی قلبی کیفیات کی شارح اور ترجمان نہیں ہوتیں بلکہ اللہ تعالیٰ خارج سے علوم و معارف اس کے قلب پر القا کرتا ہے۔ اُس کی تعلیمات نہ تو ایک فلسفی کی طرح اُس کی ذہنی کاوش کا نتیجہ ہوتی ہیں اور نہ ہی ایک صوفی کی طرح اُس کے قلبی تاثرات کا اظہار ہوتی ہیں۔ اگر یہ بات نہ ہو تو پھر نبی کی تعلیمات میں وہ معروضیت (OBJECTIVITY) پیدا نہیں ہو سکتی جسے مولانا نے خود تسلیم کیا ہے۔

اس ضمن میں ایک دوسری گزارش یہ ہے کہ فاضل مصنّف سے یہ حقیقت کسی طرح بھی اوجھل نہیں کہ امام غزالیؒ نے اپنے سارے علم و فضل کے باوجود حدیث کے نقل کرنے کے معاملے میں اُس احتیاط کو ملحوظِ خاطر نہیں رکھا جس کی اس باب میں ضرورت ہے اس لیے ضروری تھا کہ وہ احادیث کے حوالہ جات پوری صراحت کے ساتھ درج کرتے۔ یہ ایک بڑی علمی خدمت ہوتی۔

ہمیں اُمید ہے کہ فاضل مصنّف طبع دوم کے وقت ہماری ان گزارشات کو نگاہ میں رکھیں گے۔

یہ کتاب اپنی موجودہ صورت میں بھی بڑی مفید اور کارآمد ہے اور اس بنا پر ہم دین سے دلچسپی رکھنے والے حضرات خصوصاً نوجوانوں کو اس کے مطالعہ کی پرزور سفارش کرتے ہیں۔

اسلام اور مغرب بزبان انگریزی تالیف: محترمہ مریم جمیلہ صاحبہ۔ شائع کردہ: شیخ محمد اشرف صاحب کشمیری بازار، لاہور، مغربی پاکستان۔ قیمت: سوا پانچ روپے۔ صفحات: ۱۲۹

اس کتاب کی مصنفہ اُن چند خوش نصیب خواتین میں سے ہیں جو مغرب میں پیدا ہوئیں، مغربی

ماحول میں پرورش پائی اور پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں ایمان کی دولت سے نوازا۔ یہ کتاب گیارہ ابواب پر مشتمل ہے جن میں اسلامی اور مغربی تہذیب کے تصادم سے پیدا شدہ مسائل پر بڑی فکر انگیز بحث کی گئی ہے بحث میں کہیں بھی تجدّد اور مرعوبیت کا رنگ نظر نہیں آتا۔ یہ چیز محترمہ مریم جمیلہ کی سلامتی فکر اور ایمان کی پختگی کی علامت ہے۔

کتاب کا معیارِ طباعت عمدہ ہے لیکن قیمت بہت زیادہ معلوم ہوتی ہے۔

چھوٹے بچوں کا پیارا

پندرہ روزہ —— **نور** —— اِچھرہ، لاہور کا

سالنامہ اپریل ۶۵ئہ میں **خدمت منیر**

قیمت ۷۵ پیسے —— منظرِ عام پر آرہا ہے —— صفحات ۱۰۰

- یہ نمبر سالانہ خریدار بننے والوں کو مفت ملے گا۔
- آپ کے بچوں کی صحیح اسلامی طرز پر تربیت کرے گا۔
- پاک و بھارت کے مشہور اہلِ قلم اور بچے حصہ لے رہے ہیں۔
- یہ نمبر کہانیوں، مضامین، نظموں و چٹکلوں کا بہترین مجموعہ ہوگا۔
- تمام مضامین فروری ۶۵ئہ سے آخر تک لازماً آنے چاہییں۔ ایجنٹ حضرات جلد آرڈر دیں۔

فی پرچہ ۲۵ پیسے | ہر ماہ یکم اور پندرہ تاریخ کو حوالۂ ڈاک کیا جاتا ہے | زرِ سالانہ ۴/۵۰

ادارۂ بتول ۴-اے ذیلدار پارک اچھرہ، لاہور

ابوالخیر مودودی پرنٹر پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ پریس میں چھپوا کر دفتر ترجمان القرآن۔ اچھرہ، لاہور سے شائع کیا